بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

النور

۱- دسمبر ۱۹۷۹

جلد ۱ نمبر ۱۸

مرتبہ عطاء اللہ کلیم

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ نومبر- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کیلئے بعض نصائح

(تتمہ تحفۃ الشہادتین)

اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بد قسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اُس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائیگی۔

اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفسِ امّارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر تم اِس چند روزہ دنیا میں اُن کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم اُن سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا تمہیں خدا اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دُور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اسلام صرف یہ نہیں ہے کہ رسم کے طور پر اپنے تئیں کلمہ گو کہلاؤ بلکہ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تمہاری روحیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر گر جائیں۔ اور خدا اور اس کے احکام ہر ایک پہلو کے رو سے تمہاری دنیا پر تمہیں مقدم ہو جائیں۔

اے میری عزیز جماعت! یقیناً سمجھو کہ زمانہ اپنے آخر کو پہنچ گیا ہے اور ایک صریح انقلاب نمودار ہو گیا ہے۔ سو اپنی جانوں کو دھوکہ مت دو اور بہت جلد راستبازی میں کامل ہو جاؤ۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا پکڑو اور ہر ایک بات میں اُس سے روشنی حاصل کرو۔ اور حدیثوں کو بھی ردّی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں۔ اور بڑی محنت سے اُن کا ذخیرہ تیار ہوا ہے۔ لیکن جب قرآن کے قصوں سے حدیث کا کوئی قصہ مخالف ہو تو ایسی حدیث کو چھوڑ دو تا گمراہی میں نہ پڑو۔ قرآن شریف کو بڑی حفاظت سے خدا تعالیٰ نے تمہارے تک پہنچایا ہے سو تم اس پاک کلام کی قدر کرو۔ اس پر کسی چیز کو مقدم نہ سمجھو کہ تمام راست روی اور راستبازی اسی پر موقوف ہے۔ کسی شخص کی باتیں لوگوں کے دلوں میں اُسی حد تک مؤثر ہوتی ہیں جس حد تک اُس شخص کی معرفت اور تقویٰ پر لوگوں کو یقین ہوتا ہے۔ . .

. . . . . . میں تو بہت دعا کرتا ہوں کہ میری سب جماعت اُن لوگوں میں ہو جائے جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز پر قائم رہتے ہیں اور رات کو اُٹھ کر گرتے ہیں اور روتے ہیں اور خدا کے فرائض کو ضائع نہیں کرتے۔ اور بخیل اور ممسک اور غافل اور دنیا کے کیڑے نہیں ہیں۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ میری دعائیں خدا قبول کرے گا اور مجھے دکھائے گا کہ اپنے پیچھے میں ایسے لوگوں کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھیں زنا کرتی ہیں اور جن کے دل پاخانہ سے بدتر ہیں اور جن کو مرنا ہرگز یاد نہیں ہے۔ میں اور میرا خدا اُن سے بیزار ہیں۔ میں بہت خوش ہونگا اگر ایسے لوگ اس پیوند کو قطع کر لیں۔ کیونکہ خدا اس جماعت کو ایک ایسی قوم بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے۔ اور جو تقویٰ اور طہارت کے اول درجہ پر قائم ہوں اور جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھ لیا ہو۔ لیکن وہ مُفسد لوگ جو میرے ہاتھ کے نیچے ہاتھ رکھ کر اور یہ کہہ کر کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ پھر وہ اپنے گھروں میں جا کر ایسے مفاسد میں مشغول ہو جائیں کہ صرف دنیا ہی دنیا اُن کے دلوں میں ہوتی ہے۔ نہ اُن کی نظر پاک ہے نہ اُن کا دل پاک ہے اور نہ اُن کے ہاتھوں سے کوئی نیکی ہوتی ہے اور نہ اُن کے پَیر کسی نیک کام کے لئے حرکت کرتے ہیں۔ اور وہ اُس چوہے کی طرح ہیں جو تاریکی میں ہی پرورش پاتا ہے اور اُسی میں رہتا اور اُسی میں مرتا ہے وہ آسمان پر ہمارے سلسلہ میں سے کاٹے گئے ہیں۔ وہ عبث کہتے ہیں کہ ہم اس جماعت میں داخل ہیں کیونکہ آسمان پر وہ داخل نہیں سمجھے جاتے۔ جو شخص میری اس وصیت کو نہیں مانتا کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور درحقیقت ایک پاک انقلاب اس کی ہستی پر آ جائے اور درحقیقت وہ پاک دل اور پاک ارادہ ہو جائے اور پلیدی اور حرامکاری کا تمام چولہ اپنے بدن پر سے پھینک دے اور نوع انسان کا ہمدرد اور خدا کا سچا تابعدار ہو جائے۔ اور اپنی تمام خود روی کو الوداع کہہ کر میرے پیچھے ہو لے۔ میں اُس شخص کو اُس کتے سے مشابہت دیتا ہوں جو ایسی جگہ سے الگ نہیں ہوتا جہاں مردار پھینکا جاتا ہے جہاں سڑے گلے مُردوں کی لاشیں ہوتی ہیں۔ کیا میں اس بات کا محتاج ہوں کہ وہ لوگ زبان سے میرے ساتھ ہوں اور اس طرح پر دیکھنے کیلئے ایک جماعت ہو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تمام لوگ مجھے چھوڑ دیں اور ایک بھی میرے ساتھ نہ رہے تو میرا خدا میرے لئے ایک اور قوم پیدا کریگا جو صدق اور وفا میں ان سے بہتر ہوگی۔ یہ آسمانی کشش کام کر رہی ہے جو نیک دل لوگ میری طرف دوڑتے ہیں کوئی نہیں جو آسمانی کشش کو روک سکے۔

بعض لوگ خدا سے زیادہ اپنے مکر اور فریب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ شاید اُن کے دلوں میں یہ بات پوشیدہ ہو کہ نبوتیں اور رسالتیں سب انسانی مکر ہیں اور اتفاقی طور پر شہرتیں اور قبولیتیں ہو جاتی ہیں۔ اس خیال سے کوئی خیال پلید تر نہیں اور ایسے انسان کو اُس خدا پر ایمان نہیں جس کے ارادہ کے بغیر ایک پتا بھی گر نہیں سکتا۔ لعنتی ہیں ایسے دل اور ملعون ہیں ایسی طبیعتیں۔ خدا انکو ذلت سے ماریگا۔ کیونکہ وہ خدا کے کارخانہ کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ درحقیقت دہریہ اور خبیث باطن ہوتے ہیں وہ جہنمی زندگی کے دن گذارتے ہیں اور مرنے کے بعد بجز جہنم کی آگ کے اُن کے حصہ میں کچھ نہیں۔

خلاصہ ہائے خطبات جمعہ!

①

فرمودہ ۱۲؍اخاء ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۲؍اکتوبر ۱۹۷۹ء

ربوہ ۱۲ اخاء۔ آج یہاں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں صبر کے موضوع پر قرآنی تعلیمات کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ صبر ایک ایسا بنیادی خلق ہے جس کا جملہ اوامر و نواہی سے گہرا تعلق ہے۔ صبر کے معنی اپنے نفس کو ایسی باتوں سے روکے رکھنا ہے جو کہ عقل، فطرت اور احکام شریعت کے تقاضوں کے خلاف ہوں۔ اور صبر کے یہ معنی بھی ہیں کہ اپنے نفس کو جملہ احکام کی خلاف ورزی سے روکے جن کے بجالانے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں آیات قرآنی

(۱) فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۝ (الروم: ۶۱)

(۲) فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ (المؤمن: ۵۶)

کی تفسیر فرماتے ہوئے صبر کے بارے میں قرآنی تعلیم کے آٹھ پہلو بیان کئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس میں پہلی بات یہ ہے کہ زندگی میں ہر موقعے پر اور ہر مرحلے پر صبر سے کام لیا جائے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق زندگی میں کوئی ایسا مرحلہ نہیں آتا۔ جبکہ اسلام بے صبری کی تعلیم دیتا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ دوسری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ جو صبر کرے گا۔ اس کے ساتھ خدائی وعدوں کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ مگر ان وعدوں کے پورے ہونے کے لئے وقت اور مقام کی شرط انسان نہیں لگا سکتا۔ تیسرے انسان کو یہ یقین دہانی کرائی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہر حالت میں پورا ہو کر رہتا ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ ایسے لوگ موجود ہیں جو کہ اللہ پر اور اللہ کے وعدوں پر یقین نہیں رکھتے اور پانچویں بات یہ ہے کہ یہ لوگ تجھے دھوکا دیکر صبر کے مقام سے ہٹانے کی کوشش کریں گے۔ مگر انسان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا جتنا مرضی زور لگالے خدا کے وعدے بہرحال پورے ہو کر رہیں گے۔ حضور نے صبر کے بارے میں قرآنی تعلیم کا چھٹا پہلو یہ بیان فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں سے بچو جو کہ انسان کو صبر کے مقام سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ساتواں پہلو یہ بیان فرمایا کہ ایسے لوگوں کے مکر و فریب سے بچنے کے لئے بعض اصول قرآن نے بتائے ہیں۔ ایک تو صبر و استقامت اختیار کرنا۔ دوسرے استغفار کرنا۔ حضور نے آٹھواں پہلو یہ ارشاد فرمایا کہ انسان صبر اور استقامت کا مقام اپنی کوشش سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل اور رحمت سے حاصل کرتا ہے اس لئے چاہیئے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں لگا رہے۔ اسی سلسلے میں حضور نے ضمنی طور پر ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے حضور بلندیوں کو حاصل کرنے کے لئے نوافل ضروری ہیں۔ گو فرض کی ادائیگی سے انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ ہو جاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے انتہائی پیار کو نوافل کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔

اس سے قبل حضور نے اپنے سپین کے دورے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دورے کے دوران خدا تعالیٰ نے مجھے خوشخبری دی تھی کہ یہ ملک جہاں مسلمان سات سو سال تک حکمران رہے اور پھر یہ مسلمانوں سے یکسر خالی ہو گیا، اسلام کے موعودہ عالمگیر غلبہ کے دائرے سے باہر نہیں رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم صبر و استقامت کی راہ اختیار کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں آمین

②

فرمودہ ۱۹؍اخاء ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۹؍اکتوبر ۱۹۷۹ء

ربوہ ۱۹؍اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز جمعہ و عصر مسجد اقصیٰ میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے کائنات اور انسانی زندگی کی اس بنیادی حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک خدا تعالیٰ کی ذات سے تعلق نہ ہو دنیا میں نہ تو کوئی سکھ اور چین مل سکتا ہے اور نہ ہی انسان دنیا میں کوئی ترقی کر سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے مختلف آیات قرآنی کے حوالے سے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس تعلق کو حاصل کرنے کے لئے دعا ہی سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زندگی کے ہر کام میں میری طرف جھکو اور میری طرف متوجہ رہو۔ میں تمہاری سنوں گا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے باوجود جو میری طرف نہیں جھکتا اور مجھ پر توکل نہیں کرتا۔ اور غیر اللہ پر امیدیں لگاتا اور ان پر بھروسہ کرتا ہے۔ جیسا کہ بعض بیوقوف لوگ رشوتوں، سفارشوں، لوٹ مار اور ہر قسم کے عیبوں کو ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں تو ایسے شخص جو خدا سے منہ موڑتے ہیں وہ متکبر ہو کر ذریت شیطان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فلسفہ دعا پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر چیز مجھ سے مانگو۔ دعا کا دائرہ فرد واحد کے نفس سے لے کر اس کے خاندان اس کے علاقے، اس کے ملک، دنیا اور ہر زمانہ اور ہر نسل جو آنے والی ہے پر حاوی ہے۔ اس لئے ہمیں سب کے لئے ہی دعائیں کرنی چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ دعا کے بغیر خدا تعالیٰ سے تعلق کا بنیادی رابطہ طے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انسان جتنا جتنا بڑھ چڑھ کر علم حاصل کرتا جاتا ہے اس کو یہی محسوس ہوتا ہے۔ کہ ابھی تو وہ علم کے سمندر کے محض کنارے پر ہی ہے اور انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت ہے۔ کہ وہ یہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ اگر چاہے تو خدا کے فضل اور رحمت کو حاصل کر سکتا ہے اور خدا کے فضل کو جذب کر سکتا ہے اس کے لئے اسے چاہیئے کہ وہ طریق اور مجاہدہ اختیار کرے جو قرآن نے بتایا ہے۔

حضور نے دعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم زندگی کی بنیادی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ ہمارے لئے خیر ہی خیر کے حالات پیدا کرے

آمین ۞

> **زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے!**

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے ماتحت امریکہ میں پہلی مرتبہ بیس ۲۰ ہزار قرآن کریم عربی متن و انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ تفصیل آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں

"پروفیسر عبدالسلام کو فزکس میں نوبل پرائز کا ملنا"

"تمام برصغیر کے لئے باعثِ افتخار ہے"

پروفیسر عبدالسلام کو فزکس میں نوبل پرائز کا ملنا نہ صرف اُس ملک (یعنی پاکستان۔ ناقل) کے لئے قابلِ فخر بات ہے بلکہ تمام برصغیر کے لئے بھی باعثِ افتخار ہے۔ پروفیسر عبدالسلام نے ریاضی میں خصوصی تابناک طالب علم کی حیثیت سے اپنا ایک خاص مقام اُس وقت بنایا جب لاہور کا پیارا شہر پشاور سے لے کر پانی پت تک کے سارے علاقے کے لئے دانشوروں کا گہوارہ تھا۔ اور وہ سفاکانہ چیر پھاڑ ابھی کوسوں دُور تھی جس نے برِصغیر کو کچھ عرصے کے بعد دو ٹکڑے کر دیا۔

۱۹۵۹ء میں جب ہم نے پہلی بار انہیں دیکھا پروفیسر عبدالسلام اگرچہ اپنی عمر کی تیسری دہائی کی ابتداء میں تھے لیکن لندن کے امپیریل کالج برائے سائنس اور ٹیکنالوجی میں فزکس کے مانے ہوئے پروفیسر تھے۔ اس وقت یہ بات بالکل عیاں تھی کہ وہ ایک دن نوبل پرائز ضرور حاصل کریں گے۔ ان کے لئے یہ انعام زیادہ دیر سے نہیں آیا۔

یہ پروفیسر عبدالسلام کی اعلیٰ دماغی قابلیت اور کام کرنے کی بے پایاں صلاحیت ہے کہ وہ بیک وقت دو مکمل شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ وہ ٹرائسٹے میں تھیورٹیکل فزکس کے بین الاقوامی مرکز کو بھی چلا رہے ہیں اور لندن کے امپیریل کالج برائے سائنس اور ٹیکنالوجی میں بھی اپنا عہدہ برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ وہ اٹلی اور انگلستان کے درمیان اس طرح اپنے کام کے سلسلے میں آتے جاتے ہیں جیسے ایک پھیری والا دہلی اور شاہدرے کے درمیان اپنے کاروبار کے سلسلے میں آتا جاتا رہے۔

جس دن انہیں نوبل پرائز ملا پروفیسر عبدالسلام لندن میں تھے۔ انہوں نے بی۔بی۔سی کو بتایا کہ وہ پاکستان اور تیسری دُنیا کے لئے پُر مسرت ہیں جن کی خدمت وہ اپنی تمام صلاحیتوں کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔

بجا طور پر انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ نوبل پرائز پانے والے پہلے پاکستانی اور پہلے مسلمان ہیں لیکن اِس بیان میں ایک عجیب ستم ظریفی ہے۔ پروفیسر عبدالسلام کا تعلق جماعتِ احمدیہ سے ہے جسے پاکستان نے قانوناً دائرۂ اسلام سے خارج کیا ہے"

ترجمہ از [ٹائمز آف انڈیا ۔ مورخہ ۲۲؍اکتوبر ۷۹ء صفحہ ۳]

جاہل مولویوں نے سائنس دشمنی میں پاکستان کے عزت و وقار کو بھی خاک میں رولنا شروع کر دیا ہے

پاکستان کے نامور قلمکار و دانشور جناب منصور قیصر کا مکتوب مدیر "لاہور" کے نام ——— بلا تبصرہ

فیض آباد۔ راولپنڈی۔ ۹ نومبر ۱۹۷۹ء ——— مکرمی ڈاکٹر ثاقب صاحب قبلہ! طویل عرصے کے بعد خط لکھ رہا ہوں۔ اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ آپ سے تعلق خاطر کی وجہ تو آپ سو رجوع ہو چکا ہے۔ میری ادب ذوقی میں آپکی اور محمد ندیم قاسمی صاحب کا بہت زیادہ حصہ ہے۔ اس طویل رفاقت کے دوران آپ سب میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میں اللہ سے ڈرنے والا ایک سیدھا سادہ مسلمان ہوں۔ مجھے احمدی فرقے سے کوئی دلچسپی ہے۔ نہ کسی اور فرقے سے۔ مسلمانوں کو فرقوں میں بانٹنے سے مجھے ہمیشہ چڑ سی رہی ہے۔ ایسی باتیں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کو ہوا دیتی ہیں۔ اور اس سے بالآخر پاکستان کو نقصان پہنچتا ہے۔ مجھے صرف پاکستان کی دھرتی اور اس کی جغرافیائی سرحدوں سے پیار ہے۔ کیونکہ میں پیدائشی ہوں۔ اور اسی دھرتی نے مجھے عزت۔ شہرت اور باقی سب کچھ دیا ہے۔ لہٰذا کوئی بھی ایسا شخص (خواہ اس نے اسلام کو اپنے نام الاٹ ہی کرا رکھا ہو) پاکستان کی عزت پر حملہ کرتا ہے۔ تو اسے میں اپنی عزت پر حملہ سمجھتا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا کس مسلک سے جذباتی تعلق ہے۔ یہ میرا مسئلہ نہیں۔ میرا مسئلہ صرف یہ ہے کہ عبدالسلام نے فزکس میں نوبل پرائز حاصل کر کے پاکستان کو بین الاقوامی سطح پر عزت و مرتبہ بخشا ہے۔ انہیں صدر جنرل ضیاء الحق نے مبارکباد کا پیغام دیا ہے۔ اور ہمارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے اور اخبار جرائد میں لکھا ہے۔ کہ — وہ پہلے مسلمان ہیں۔ جنہوں نے یہ بین الاقوامی اعزاز حاصل کیا ہے۔ لیکن مجھے تکلیف صرف اس بات کی ہوئی ہے کہ سرکاری مساجد کے ائمہ کرام جو خود بھی باقاعدہ سرکاری ملازم ہیں۔ کس نے چابی بھر دی ہے کہ وہ ڈاکٹر عبدالسلام کی ذات پر کیچڑ اچھال اچھال کر بالواسطہ پاکستان کی توہین کے مرتکب ہوں۔

بقر عید پر وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام اسلام آباد کی مرکزی جامع مسجد المعروف "لال مسجد" کے پیش امام نے نماز سے قبل اپنی تقریر میں ڈاکٹر عبدالسلام کی ذات پر جو رکیک حملے کئے۔ معلوم نہیں ان کا سرکاری اہمیت سے کیا تعلق تھا۔ یا سننے والوں کو کتنا ثواب حاصل ہوا۔ پیش امام نے (غالباً اس کا نام مولانا عبداللہ ہے) جوش خطابت میں یہ تک کہہ دیا کہ

> "عبدالسلام چونکہ مرزائی ہے۔ اس لئے وہ کافر ہے۔ اور اسے یہ نوبل پرائز صرف اس لئے ملا ہے کہ اس نے پاکستان کے بعض اہم راز سمگل کر کے یہودیوں کے حوالے کر دیئے تھے۔"

یہ تو اب سرکاری ادارے ہی اس کا ... اگرچہ کے پیش امام سے انکوائری کر سکتے ہیں۔ کہ انہیں یہ اطلاع کہاں سے ملی کہ ڈاکٹر عبدالسلام نے راز سمگل کر کے نوبل پرائز حاصل کیا ہے۔ لیکن صدمے کی بات صرف یہ ہے کہ جاہل مولویوں نے اپنی سائنس دشمنی میں پاکستان کے عزت و وقار کو بھی منبر و مسجد پر کھڑے ہو کر خاک میں رولنا شروع کر دیا ہے۔ اور ان کی کوئی باز پرس نہیں ہوتی۔ آخر عید کے اس اجتماع میں غیر ملکی مسلمان سفارت کاروں کی بھی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔

اگر مولویوں کا یہ فتویٰ مان بھی لیا جائے کہ ڈاکٹر عبدالسلام کافر ہے۔ تو پھر مولویوں کو یہ احساس تو ہونا چاہیئے۔ کہ وہ کافر بھی اوّل و آخر پاکستانی ہے۔ اور اس کو ملنے والا اعزاز اصل میں پاکستان کو ملنے والا اعزاز ہے۔ ممکن ہے پاکستان کے بغیر مولویوں کا گزارہ ہو جائے۔ لیکن ہم جیسے سادہ مسلمانوں کا نہیں۔ کیونکہ ہمارا مستقبل ہی اسی دھرتی کے ساتھ ہے ——— امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔

مخلص: منصور قیصر۔ فیض آباد۔ راولپنڈی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے تحریکِ جدید کے سالِ نَو کا اعلان!

نئے سال کے لئے بھی حضور ایدہ اللہ نے پندرہ لاکھ روپے کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے!

خطبہ ۲۴ اخاء (اکتوبر) کو ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید دفتر اوّل کے ۴۶ ویں، دفتر دوم کے ۳۶ ویں اور دفتر سوم کے ۱۵ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ اور سالِ نَو کے لئے بھی پندرہ لاکھ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا۔ اور اُمید ظاہر فرمائی کہ سالِ رواں میں تحریک جدید کا ٹارگٹ پورا ہو جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے احبابِ جماعت کو خدمتِ دین کے لئے اتفین بھجوانے کی تاکید کی اور فرمایا کہ جو مخلص واقفین آگے آئے ہیں، خدا کے فضل سے ان کی بڑی بھاری اکثریت بڑی مخلص، قربانی دینے والی اور خدا کی راہ میں اپنی زندگیوں کو صحیح معنی میں وقف کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بڑا پیار ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت ہے اور یہ احساس ہے کہ اگر اللہ کی توحید کو قائم کرنا ہے تو بڑی قربانیاں دینی ہوں گی۔ حضور ایدہ اللہ نے دُعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے فرشتوں کی حفاظت میں رکھے اور شیطان کے شر سے بچائے رکھے ——— حضور ایدہ اللہ نے سورۂ مائدہ کی آیت مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے انسانی زندگی کی تین بنیادی حقیقتوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا پہلی بات اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یعنی خدا کو وہ ماننا جو وہ ہے۔ اللہ کی معرفت کو شناخت کرنے کے بعد یہ پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بے مقصد نہیں بنائی تو اس کا یہ مطلب ہے کہ انسانی زندگی بھی بے مقصد نہیں، اس سے منطقی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ زندگی اسی دنیا میں ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ ایک زندگی آخرت میں بھی ہے اور اس زندگی کو حاصل کرنے کے لئے اور جزاء سزا کے امتحان سے سلامتی سے گزرنے کے لئے قدرتی طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کو عمل صالح کرنا چاہئیے جس سے مراد خدا تعالیٰ کے حضور مقبول عمل صالح ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اصل عمل وہی ہے جو مقبول عمل ہے۔ اس کے علاوہ کوئی عمل کوڑی کی وقعت نہیں رکھتا۔ اور مقبول عمل کو حاصل کرنے کے لئے دُعا کا دامن تھامنا ضروری ہے۔ کیونکہ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے زورِ بازو سے خدا کا پیار حاصل کرے گا۔ حضور نے دُعا فرمائی کہ ہم سب لوگ جو کہ عمر کے لحاظ سے مختلف ادوار میں داخل ہیں ان حقیقتوں کو سمجھیں اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ہوں۔ تاکہ ہم اپنے سے کم عمر اور کم تجربہ لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں اور ہم اپنی زندگیوں میں یہ نمونہ دیکھیں کہ ساری کی ساری نوعِ انسانی خدا کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آگے ہی آگے بڑھتی چلی جائے اور ہمارا اس میں حصہ ہو۔ خدا ہماری کوششوں کو قبول کرے اور ہمیں اس کی محبت اور اس کا پیار حاصل ہو۔ آمین۔ (الفضل ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے سالِ نَو کے آغاز کا اعلان فرمایا ہے۔ اُمید ہے حسبِ سابق بیرونی جماعتیں نقد رقوم اور گزشتہ کی نسبت اضافے کے ساتھ اپنے وعدہ جات بھجوائیں گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ انچارج مبلغ امریکہ واشنگٹن

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں

نفلی عبادت اور ذکرِ الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا ایک خصوصی پروگرام رکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور و تدبر کیا جائے۔

۴۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔[1]

۵۔ مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں:۔

(الف) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

(ب) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ○

---

[1] تسبیح و تحمید:۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ○
درود شریف:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ○
استغفار:۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ○

احباب قرآن کریم کے شغل میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں

۱۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"ہماری جماعت کو چاہئیے کہ قرآن کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ...... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اور نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہیں سکتی۔"
(الحکم ۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

۲۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔
"قرآن کریم پڑھا کرو آخر وہ بھی خدا کی ایک چٹھی ہے۔"
(اخبار الحکم ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

۳۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔
"میرے نزدیک جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا وہ حقیقی مسلمان نہیں جب اس کا پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے کیا کہا تو وہ اس پر عمل کیسے کرے گا۔ یہ غلط ہے کہ صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج ہی قرآنی احکام ہیں ان کے علاوہ اور ہزاروں احکام سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔"
(الفضل ۳ اکتوبر ۱۹۳۰ء)

۴۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔
"وہ غرض جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ صرف قرآن کریم کے پڑھنے سمجھنے اس سے فیض حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔"
(الفضل ۲۳ فروری ۱۹۶۶ء)

ان قیمتی ارشادات کی روشنی میں احباب اپنا فرض پہچانیں: قرآن مجید کا پڑھنا اس کا ترجمہ جاننا اور اس کے احکام پر عمل کرنا ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے۔ خود بھی قرآن مجید پڑھیں اور اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھائیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۰ء میں اللہ تعالیٰ سے علم پاکر یہ پیشگوئی فرمائی:

"وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔" (فتح اسلام)

ہم نے اس پیشگوئی کو نہایت شاندار طریق سے پورا ہوتے دیکھ لیا۔ ہزارہا سعید روحوں کو قبولِ حق کی توفیق ملی اور تبلیغِ اسلام کا کام تمام دنیا میں مسیح موعود کے غلام نے جاری کر رکھا ہے۔ "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" غلبۂ اسلام کی مہم کو اور تیز کرنے کے لئے حضرت ناصر الدین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاری فرمایا ہے۔ اسے مضبوط بنانا دُنیا کے ہر حصہ میں رہنے والے احمدیوں کا فرض ہے۔ اپنے اس فرض کو پورا کیجئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ہجرت کے بعد کفارِ مکہ نے آٹھ سال تک صحابہؓ پر حج اور عمرہ بند رکھا

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکے سے ہجرت فرمائی، تو کفارِ مکہ نے مسلمانوں کے لئے حج اور عمرہ کا راستہ بند کر دیا۔ مدینے کے مسلمانوں کو دیکھیں، مہاجرین و انصار سب شامل تھے، اس بے چارگی کا سخت رنج تھا۔ ہجرت کے بعد پورے آٹھ سال تک یہ بندش قائم رہی۔ اور مسلمان اس ساری مدت میں کفار کے اس ظلم پر بُری طرح کُڑھتے رہے۔ کہ ڈھائی ہزار برس سے عرب کے ہر شخص کو حج اور عمرہ کا جو حق حاصل تھا وہ اُن سے چھین لیا گیا ہے ——— اس زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو عیدالاضحیٰ منانے کی ہدایت فرمائی۔ مقصود یہ تھا کہ ٹھیک اس وقت جب لوگ حج کر رہے ہوں، تم بھی اپنی جگہ خدا کی عبادت کرو، اور وہی قربانیاں کرو جو حج میں ہوتی ہیں۔ اس سے تمہیں یہ تسکین حاصل ہوگی کہ جس سے اگر محروم ہو گئے، اور حج میں قربانیاں نہ کر سکے، تب بھی یہ موقع نصیب ہو رہا ہے کہ حج ہی کے زمانے میں ہم اللہ کی عبادت کر رہے ہیں اور وہی قربانیاں کر رہے ہیں جو حج میں ہوتی ہیں۔ یہ گویا اس نقصان کا بدل تھا، جو ان لوگوں کو پہنچایا گیا، جنہیں ظالموں نے حج اور عمرے سے روک دیا تھا لیکن فتح مکہ کے بعد بھی عید قربان کا یہ طریقہ جاری رکھا گیا۔ اور دُنیا کے ہر گوشے میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے اسے عام کر دیا گیا۔ ظاہر ہے کہ حج کی سعادت انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو وہاں جانے کے ذرائع رکھتے ہوں۔ دُنیا کے تمام مسلمانوں کو اس کے مواقع حاصل نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہر مسلمان ہر سال حج کے لئے جا سکتا ہے۔ اس لئے دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہ موقع بہم پہنچا دیا گیا۔ کہ وہ جہاں بھی ہوں، حج کے دن جمع ہو کر دو رکعت نماز پڑھیں، اور اُس کے بعد قربانی کریں۔ تاکہ حجاج کے ساتھ وہ بھی ایک طرح سے شریک ہو جائیں ———" (نوائے وقت لاہور، ۱۳ دسمبر ۱۹۷۹ء)

قلبِ یورپ میں اسلامی نظریات کی وضاحت کیلئے دو کانفرنسوں کا انعقاد

زیورچ اور فرینکفورٹ میں اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کا کامیابی سے ازالہ

احمدیہ مسلم مشن جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے مبلغین انچارج صاحبان نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ جرمنی کے جدید صنعتی شہر فرینکفورٹ اور سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت زیورچ میں گزشتہ دنوں اسلامی نظریات کی وضاحت اور تبلیغ و اشاعت کے لئے دو انتہائی کامیاب کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ محض خدا تعالےٰ کے فضل سے ہر دو کانفرنسیں نہایت پُراثر ثابت ہوئی ہیں۔ دونوں کانفرنسوں میں غیر مسلموں کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ اور اسلامی نظریات کے بارے میں تفصیل سے معلومات بہم پہنچا کر بہت سی غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کا ازالہ کیا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ کانفرنسوں کی تفصیلی رپورٹیں ابھی موصول نہیں ہوئیں۔

یورپ کے دو اہم شہروں میں ان کانفرنسوں کے انعقاد کا بنیادی سبب یہ تھا کہ آجکل بعض وجوہات کی وجہ سے اہلِ یورپ میں اسلام کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں پھیل رہی تھیں۔ ان میں خصوصیت سے اسلام میں سزاؤں کا تصور، اسلامی انصاف کا نظریہ اور اسلامی تعلیمات کی رُو سے عورت کا مقام جیسے مسائل کی تشریح کے بارے میں بدگمانیاں اور قیاس آرائیاں پھیلتی جا رہی تھیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ بات شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ مقدس اسلامی نظریات کے دفاع کے لئے جماعت کو مؤثر اقدام کرنا چاہیئے۔ اور اس سلسلے میں وسیع پیمانے پر اسلامی نظریات کی وضاحت کرنی پڑے گی۔ چنانچہ وقت کی اس ضرورت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بیک وقت یورپ کے دو اہم شہروں میں جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے مشنوں نے ان کانفرنسوں کا انعقاد کیا۔ یہ دونوں کانفرنسیں ستمبر کے آخری ہفتے میں منعقد کی گئیں۔ جن کا یورپی پریس میں وسیع پیمانے پر چرچا ہوا۔ اس کے نتیجے میں اسلام کے مقدس چہرے پر سے بدگمانیوں اور غلط فہمیوں کا گرد و غبار دھونے میں بفضلہ تعالیٰ نمایاں کامیابی ملی ہے اور اسلام کے صحیح اصولوں سے اہلِ یورپ کو آگاہ کیا گیا ہے۔ ان کانفرنسوں میں جماعت احمدیہ کے تجربہ کار اور صاحبِ علم مبلغین اور دیگر اہلِ علم حضرات نے تقاریر کیں اور غیر مسلموں کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

ہر موصی کی ذاتی ذمہ داری

الفضل مؤرخہ ۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء میں موصیان کرام کی جائیدادوں سے متعلقہ بعض کوائف بھجوانے کے لئے امراء کرام / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ اپنی اپنی جماعتوں کے تمام موصیان و موصیات سے یہ کوائف الگ الگ کاغذ پر مرتب کر کے اور متعلقہ موصی / موصیہ کے دستخط مع نمبر وصیت کروا کے دو ماہ تک ضرور بھجوا دیں۔ مگر سب جماعتوں کی طرف سے ایسے کوائف نظارت بہشتی مقبرہ کو موصول نہیں ہوئے۔

یہ بھی اعلان کیا گیا تھا کہ اگر موصیان تک اس کام کے لئے جماعتی نمائندے نہ بھی پہنچیں تو ایسے کوائف بھجوانا ہر موصی کی ذاتی ذمہ داری بھی ہے۔

اب تمام موصیان و موصیات کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جن کے کوائف نظارت بہشتی مقبرہ کو ابھی تک ارسال نہیں کئے گئے وہ فوری طور پر اپنے کوائف سے نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع کریں۔ یہ اطلاع بھجوانے کی ذمہ داری موصیان کی ہی ہوگی۔

مطلوبہ کوائف حسب ذیل ہیں:-

۱۔ موصی کی موجودہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ۔ اس میں مکانات، زرعی زمین، سکنی پلاٹ، کمپنیوں کے حصص۔ قومی بچت میں لگایا ہوا روپیہ۔ سرمایہ تجارت، قیمتی آلاتِ صنعت و حرفت و قیمتی گھریلو سامان شامل ہیں۔

۲۔ موصی نے اپنی اس جائیداد کی اگر حصہ جائیداد ادا کرنے کے لئے تشخیص کروائی ہو تو اس کی تصریح فرمائیں۔ تشخیص کروانے کے بعد اگر جائیداد میں کوئی تبدیلی کی گئی ہو مثلاً کوئی حصہ فروخت یا ہبہ کیا گیا ہو یا جائیداد میں اضافہ ہوا تو اس کا نمایاں طور پر ذکر کیا جائے۔ جائیداد میں اضافے سے مراد نئی جائیداد کا حصول ہے نیز پہلے مکان میں کمرہ وغیرہ کا اضافہ بھی شامل ہے۔

۳۔ اگر یہ نئی جائیداد یا اضافہ مکان کسی اور عزیز یا رشتہ دار کے روپے سے ہوا ہو تو اس تبدیلی کے وقت کی اور اس کی نوعیت کی تصریح فرماویں۔ نیز یہ کہ اس پر کس قدر روپیہ خرچ کیا گیا۔ اور اب ملکیت کے لحاظ سے اس نئی جائیداد یا اضافہ کی کیا صورت ہے۔

۴۔ اگر موصی نے کوئی جائیداد اپنے روپے سے کسی عزیز یا رشتہ دار کے نام خریدی ہو تو اس کی پوری پوری تفصیل دیں۔

نوٹ:- (الف) یہ تمام کوائف سیکرٹری مجلس کارپرداز کو بھجوائے جائیں۔

ب) براہ کرم تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعت اس اعلان سے ہر موصی / موصیہ کو آگاہ کریں۔

(صدر مجلس کارپرداز - ربوہ)

بدذات کون؟

حضرت مفتی محمد صادق امام وقت کی نصیحت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ فرمایا۔

"لکھا ہے کہ ایک مسلمان پر کچھ سختی کے دن آئے۔ بھوک لگی۔ تو ایک یہودی کے مکان پر کچھ مانگنے کے لئے گیا۔ یہودی نے اُس کو چار روٹیاں دیں۔ جب وہ روٹیاں لے کر نکلا۔ تو اُس گھر کا کتا بھی اُس کے پیچھے ہو لیا۔ اس شخص نے خیال کیا۔ کہ شاید ان روٹیوں میں سے اس کتے کا بھی کچھ حصہ ہے۔ ایک روٹی کتے کے آگے پھینک دی۔ اور آگے چل دیا۔ کتا وہ روٹی کھا کر جلدی جلدی پھر پیچھے ہو لیا۔ تب اُس نے خیال کیا کہ شاید اس کتے کو خیال ہے کہ یہ روٹیاں اسی گھر کا حصہ ہیں۔ شاید اسی کا حق ہے۔ اُس نے دوسری روٹی بھی کتے کو ڈال دی۔ مگر کتا پھر کھا کر پیچھے ہو گیا۔ تو اُسے خیال گزرا۔ کہ شاید تین حصے اس کتے کے ہوں اور ایک حصہ میرا ہو۔ اس لئے اُس نے پھر تیسری روٹی پھینک دی۔ مگر کتا وہ روٹی کھا کر بھی ساتھ ہی گیا۔ تب اُسے کتے پر بڑا غصہ آیا اور کہا۔ تو بڑا بدذات ہے۔ میں چار روٹیاں مانگ کر لایا تھا تین تُو نے کھا لیں۔ پھر بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خدا تعالیٰ نے پھر کتے کو زبان دی۔ کتے نے جواب دیا

میں بدذات نہیں ہوں۔ میں خواہ کتنے فاقے اُٹھاؤں مگر مالک کے سوائے دوسرے گھر نہیں جاتا۔ بدذات تو تُو ہے جو دو فاقے ہی اُٹھا کر کافر کے گھر سے مانگنے کے لئے آ گیا۔"

تب وہ مسلمان یہ جواب سُن کر بہت شرمندہ ہوا۔

(ذکر حبیب۔ ص ۱۵۱)

حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں — کینیا کے چیف قاضی کا فتویٰ

احمدیہ مسلم مشن جنوبی افریقہ کے رسالہ العصر سے ایک اقتباس

برّاعظم افریقہ کے ملک کینیا کے چیف قاضی شیخ عباد اللہ صالح فارسی نے یسوع مسیح (علیہ السلام) کی وفات کے بارے میں اپنا فیصلہ (فتویٰ) دیا ہے۔ ان سے ممباسہ کے ایک سُنّی مسلمان مسٹر اسماعیل عبد اللہ نے یہ دریافت کیا تھا کہ کیا خدا کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پا چکے ہیں؟

فاضل چیف قاضی صاحب نے انجمن حمایت اسلام نیروبی کے زیر اہتمام سواحیلی زبان میں شائع ہونے والے ایک سہ ماہی جریدے میں اس سوال کا جواب تحریر کرتے ہوئے لکھا:-

"یہ یقین کرنا زیادہ بہتر ہو گا کہ وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) وفات پا چکے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ آل عمران آیت ۱۴۴ اور سورۃ انبیاء آیت ۳۴ میں وضاحت موجود ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق جو لفظ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ استعمال کیا گیا ہے اس کا ترجمہ کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی بات صحیح البخاری کے تیسرے باب صفحہ ۹۰ پر بھی لکھی ہے۔ امام مالکؒ کا بھی یہی موقف تھا جیسا کہ مجمع البحار الانوار جلد اوّل صفحہ ۲۸۶ پر تحریر ہے۔ اس کے علاوہ امام محمد الغزالیؒ نے بھی اسی رائے کا اظہار کیا ہے جو کہ ان کی کتاب نادرۃ فی القرآن کے صفحہ ۲۷، اور ۴۴ پر مذکور ہے۔

قرآن کریم نے جس بات کا انکار کیا ہے وہ یہ ہے کہ ان کی وفات صلیب پر ہوئی۔ وہ صلیبی موت کا دکھ اُٹھانے سے بچ گئے تھے"

اس جریدے کے ایڈیٹر کینیا کے رابق چیف قاضی شیخ محمد قاسم مزروعی ہیں۔ اس جریدے کا نام "صَوتِ یا حقی" (سچائی کی آواز) ہے اور یہ ممباسہ سے شائع ہوتا ہے۔ معزز چیف قاضی صاحب کا یہ فتویٰ رسالہ کے اکتوبر ۱۹۷۶ء کے شمارہ کے صفحہ ۳ پر شائع ہوا ہے۔

یہ تفصیل احمدیہ مسلم مشن جنوبی افریقہ کے زیر اہتمام شائع ہونے والے ماہوار رسالہ "العصر" کے شمارہ نمبر ۱ جلد ۱۵۔ ۱۹۷۹ء میں شائع کی گئی ہے۔

AHMADIYYA MOVEMENT IN ISLAM INC.
3336 MAYBELLE WAY, OAKLAND CA 94619 U.S.A.